

کفارہ کا دن

نمبر 3400

ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 2 اپریل، 1914

سنایا گیا از جانب سی۔ ایچ۔ اسپرجن

میکانیکہ کلیسیا، نیونگٹن میں

بروز اتوار شام، 9 مئی، 1869

اور یہ تمہارے لیے ہمیشہ کا قاعدہ ہوگا کہ بنی اسرائیل کے گناہوں کے ک34:16

ہم نے ان الفاظ کو اپنے متن کے طور پر لیا ہے، تاہم ہمارا دھیان پورے باب پر ہوگا۔
میں اس وقت یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں، اگرچہ میں شاذ و نادر ہی عذر خواہانہ کلام کرتا ہوں، کہ یہ نہ موقع ہے اور نہ وقت اتنا ہے کہ ہم اس باب کی نہایت عجیب اور گہری تعلیم کا پورا بیان کر سکیں۔ اگر کبھی ہمیں کلام مقدس کے کسی حصے کو دوسرے پر ترجیح دینی ہو، تو یہ اُن سب میں سب سے بیش قیمت اور بعض جہات سے سب سے عجیب باب ہے۔ یہ نہایت عمیق تعلیم سے لبریز ہے، یہاں تک کہ ایک خطبہ کے بجائے ایک کتاب درکار ہوتی، اور تب بھی شاید ہم اس کی سطح ہی کو چھو پاتے۔

اور اس کی تفسیر میں بڑی مشکلات ہیں—انتہائی پیچیدہ مسائل—جنہوں نے اصلاح یافتہ اور پیورٹن علمائے دین میں سے سب سے عالم کو بھی متحیر کر دیا۔ میں بالکل یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ میں اُن تمام مشکلات کو حل کروں، یا یہ کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ سب کا سب مدلل اور مکمل ہوگا۔ بلکہ میری تمنا یہ ہے کہ کسی انتقادی تحقیق یا گہرے علمی تجزیہ کی کوشش کے بجائے، اس باب کا سادہ بیان پیش کروں، تاکہ اُس سے چند ایسے حقائق نمایاں ہوں، جو اگرچہ عین اس باب سے مخصوص نہ بھی ہوں، تو بھی نہایت بیش قیمت ہیں اور مجھے امید ہے ہم سب کے لیے فائدہ مند ہوں گے۔

بیابان میں خدا نے اسرائیل سے ایک نہایت عجیب انداز میں معاملہ کیا۔ اُس کی حضوری کے خاص نشان تھے—جیسے بادل اور آگ کے ستون جو اُس کی حضوری کی علامت تھے، اور وہ روشن نور، جسے "شکینہ" کہا جاتا ہے، جو کروبیوں کے پروں کے بیچ، عہد کے صندوق پر چمکتا تھا۔ لیکن خدا گناہ کے ساتھ سکونت نہیں کر سکتا؛ وہ قدّوس ہے۔ "قدّوس، قدّوس، ربُّ الافواج" یہ وہ نغمہ ہے جو برابر اُس کے حضور بلند ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے تاکہ وہ اپنی پاکیزگی پر سمجھوتہ کیے بغیر اسرائیل کے درمیان سکونت اختیار کرے، اُس نے سال میں ایک دن مقرر فرمایا، جسے "کفارہ کا دن" کہا جاتا تھا، تاکہ وہ لشکر کو پاک ٹھہرائے اور اُسے یہوواہ کی سکونت کے لائق بنائے۔

اب خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بنی آدم کے درمیان سکونت کرے گا، اور آج بھی وہ اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرتا ہے۔ وہ ایک نہایت خاص طریقہ سے اُن کے ساتھ ہے—"خداوند میرا حصہ ہے" میری جان کہتی ہے۔ خدا اپنے سب لوگوں کا میراث، دوست اور رفیق ہے۔ لیکن اُن مومنوں کے ساتھ، اُن کے گناہوں کے باعث، وہ اُس وقت تک سکونت نہیں کر سکتا جب تک کفارہ نہ ہو۔ یہودیوں میں سالانہ کفارہ، اُس بڑے کفارہ کی تصویر تھا—اصل کفارہ، کامل فدیہ—جو سال میں ایک بار نہیں بلکہ ایک ہی بار، ہمیشہ کے لیے، خداوند یسوع مسیح نے پیش کیا، اور جس نے اب یہ ممکن بنایا ہے کہ خدا انسان کے ساتھ چلے اور اُن کے درمیان سکونت کرے۔

اس کفارہ کی عبادت کے دستور میں، جو ہمارے سامنے کے باب میں بیان ہوا ہے، چار باتیں مجھے نہایت نمایاں نظر آئیں۔

I

وہ طریقہ جس میں اُس عجیب عبادت نے، خدا کے جلال کے لیے پیش کیے گئے قربانی کو ظاہر کیا۔

اے میرے بھائیو، انسان کا خدا کے خلاف قصور، یوں کہیے، گویا خدا کی عزت پر ایک داغ تھا۔ انسان نے اپنے آپ کو قادر مطلق کے خلاف بغاوت میں کھڑا کیا۔ وہ خدائی سلطنت کے مقابل آکھڑا ہوا، اُس نے الٰہی محبت پر اعتراض کیا، اور اُس کا قصور الٰہی حکمت کی توہین تھا۔ ہر ایک انسانی گناہ خدا کی پوری ذات اور اُس کی حیات پر ایک حملہ ہے، اور گناہ خود یہوواہ

کی جلالی صفات کی بے حرمتی ہے۔ پس اس سے پہلے کہ خدا انسان سے صلح کرے اور اُس سے کسی طور معاملہ کرے، سوائے عدل کی سزا کے راستہ کے، لازم ہے کہ کوئی ایسی بات ہو جو الوبی عزت کو بحال کرے۔

اب، آسمان سے آنے والے اس الہام میں یہ اعلان ہے کہ مسیح نے خدا کے جلال کو پورے طور بحال کیا، اور چونکہ اُس نے صلیب پر، راستباز نے ناراستوں کے لیے ڈکھ اٹھایا، اس لیے خدا اپنی عدالت کو ٹھیس پہنچائے بغیر فیاض ہو سکتا ہے، اور ہم گرے ہوئے گناہگاروں کے درمیان سکونت کر سکتا ہے، بغیر اس کے کہ اُس کی کسی ایک صفت کا جلال ماند ہو۔ کامل انسان نے خدا کی عزت کو اُس سے کہیں زیادہ بڑھایا جتنا گناہگار انسان نے اُسے نقصان پہنچایا تھا، اور اگر خدا نسل انسانی سے ہمارے گناہوں کے سبب غضبناک تھا، تو اب نسل پر اُس کا دل مسرت اور رحم سے بھر گیا ہے، کیونکہ نسل کے نئے سر، ہمارے خداوند یسوع مسیح، کی لا زوال نیکی نے خدا کی شریعت کو بزرگ کر کے اُس کا جلال کیا ہے۔

یہی وہ صداقت تھی جو کفارہ کے دن کی عبادت کے پہلے حصے میں تعلیم دی گئی۔ اس طرح کہ دو بکرے خیمہ اجتماع کے دروازے پر لائے گئے، قرعہ ڈالا گیا، اور پہلا بکرا اس تعلیم کے لیے منتخب ہوا۔ بکرا لوگوں کی طرف سے لایا گیا۔ یہ سب کا مشترکہ مال تھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا، تو وہ برگز کارآمد نہ ہوتا۔ باب کو پڑھو اور دیکھو۔ اس سے یہ سیکھو کہ انسان کے گناہ سے خدا کی عزت کے لیے جو تلافی ہو، وہ انسان ہی کی طرف سے ہونی چاہیے۔ چونکہ باغ میں ایک آدمی نے بغاوت کی جسارت کی، لہذا لازم ہے کہ کوئی اور آدمی، ایسا آدمی ہو جو خدا کی شریعت کو عزت دے اور نسل کو خدا کے حضور ایک نئے تعلق میں لے آئے۔

چونکہ بکرا تمام اسرائیل کی طرف سے دیا گیا، اس لیے خدا کی عزت کے کفارہ کا فدیہ نسل انسانی میں سے آنا چاہیے، اور اسی لیے ہمارا خداوند مریم کا بیٹا ہے، ہماری بڈی کی بڈی اور گوشت کا گوشت، تاکہ بطور انسان، انسان سے متوقع اطاعت کو پورا کرے اور بطور انسان، انسانوں کے لیے وہ بے انصافی جو انسان نے خدا کے ساتھ کی تھی، اُس کا ازالہ کرے۔

پھر وہ بکرا مقررہ سردار کابن کے سپرد کیا جاتا۔ خدا چاہتا ہے کہ سب کچھ اُس کے مقررہ نظام کے مطابق ہو۔ قربانی انسان کی خواہشات یا خیالوں پر نہ چھوڑی جائے۔ اسی طرح، جو شخص خدا کی عزت کے لیے قربانی پیش کرے، اُسے خدا مقرر کرے، جیسے ہارون کو کیا۔ اور ہمارا خداوند یسوع مسیح خدا کا برگزیدہ، مقرر کیا ہوا تھا، جو درمیان میں کھڑا ہو اور ہماری خاطر اُس الوبی جلال کی صفائی کرے جو ہماری بدکرداریوں سے داغدار ہوا تھا۔

یہ بکرا جب خدا کے حضور پیش کیا جاتا تو اُس کے ساتھ کچھ اور بھی ہونا لازم تھا۔ پاک خوشبو دہکتے انگاروں پر ڈالی جاتی اور اُس کی خوشبو کرسی رحمت کے سامنے اٹھتی۔ پس اس سے پہلے کہ خدا انسان کے گناہ اور زوال سے اُسے پہنچنے والے نقصان سے راضی ہو، لازم ہے کہ اُس کے حضور ایک خوشبو دار نیکیاں پیش ہوں۔ اور یہ یسوع مسیح نے کمال وسعت سے پیش کیں۔ اُس نے اپنے ہاتھوں میں فضل اور فضیلت کی سب سے مبارک ترکیب بھری، باریک پیسی ہوئی۔ کیونکہ اُس نے شریعت کے ہر نکتے اور ہر زیر و زبر میں کامل اطاعت کی۔ یہ کامل اطاعت اُس خدا کے حضور لائی گئی جو آگ کی طرح بھسم کرنے والا ہے اور ہر بُرے کام کو جلا دیتا ہے، لیکن جب وہ مسیح کے کام کو پکڑتا ہے، تو اُسے خوشبو میں بدل دیتا ہے۔ ایسی خوشبو جو آسمان اور زمین میں پھیل جاتی ہے۔ "ایک خوشبو دار نذر" قادر مطلق کے نتھنوں میں۔

میں اس بات کو محض تمثیل کے پردے میں نہ چھپاؤں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر خدا کو نسل انسانی کو قبول کرنا ہے اور اُس کے ساتھ رحم کی بنیاد پر معاملہ کرنا ہے، تو کسی کو ایسا مطیع اور خدا کی مرضی میں خوش رہنے والا ہونا چاہیے کہ اُس کا نذرانہ خدا کی رُوح کے لیے ایسا مقبول ہو جیسا خوشبو انسان کی ناک کے لیے، اور یہ کام پورا ہو چکا ہے۔

جب آسمان میں انسان کے گناہ کا ذکر ہو۔ اگر وہاں کبھی اس کا ذکر ہوتا ہو۔ اور کوئی تعجب کرے کہ خدا انسان کے ساتھ کس طرح بردباری کرتا ہے، تو کوئی روشن سراف، انسان کی کامل اطاعت، یہاں تک کہ موت تک، کا بیان کرتا ہے، اور وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، "یہ کون سا انسان ہے؟" اور وہ خوشی سے تالی بجاتے ہیں اور کہتے ہیں، "یہ وہی ہے جو باپ کے "دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، داؤد کا بیٹا۔

ایک انسان نے نسل کو گرا دیا، لیکن ایک اور انسان نے اُسے اٹھا لیا۔ ایک انسان نے گراؤ لائی، لیکن دوسرے نے اُسے بحال کیا اور نسل کو خدا کے حضور مقبول بنایا۔ اگر انسان نے خدا کی بے حرمتی کی، تو اب ایک انسان نے اُسے اس سے زیادہ عزت بخشی جتنی اُس سے چھینی گئی تھی، کیونکہ مسیح نسل کا بڑا نمائندہ ہو چکا ہے۔

نجات کا سارا جلال اُس بے حرمتی سے کہیں بڑھ کر ہے جو گناہ نے خدا کے ساتھ کی تھی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کو اس بات سے زیادہ عزت ملی کہ دنیا نے گناہ کیا اور مسیح کے وسیلہ سے بحال ہوئی، بجائے اس کے کہ کبھی گناہ نہ ہوتا اور ایک بالکل بے گناہ نسل زمین کو آباد کرتی۔

اس خوشبو کے جلانے کے بعد، بکرا ضرور مرنا تھا۔ خدا کی عدالت ہرگز انسان کو نظر التفات سے نہ دیکھتی جب تک کہ صرف نیکیاں کافی نہ ہوتیں۔ ضروری تھا کہ سزا بھی ہو۔ "یا وہ مرے، یا عدالت مرے"۔ انسان کو مرنا تھا یا خدا کی عدالت کو۔ خون بہنا لازم تھا۔ گناہ کے لیے جان کا بہایا جانا ضروری تھا۔ جب وہ بکرا مارا گیا اور خون سنہری پیالہ میں بہا، تو اے بھائیو، تم نے ایمان کی آنکھ سے یسوع مسیح کو کلوری پر مصلوب دیکھا۔ جسے مرنے کی حاجت نہ تھی۔ کامل۔ اُس نے اپنی خوشی سے عدالت کے لیے اپنے آپ کو قربان کیا، اور اپنی ذات میں خدا کی عدالت کا معاوضہ دیا۔

یہ نہ سمجھو کہ مسیح نے الوہی انتقام کو راضی کرنے کے لیے جان دی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ کہ اگر خدا اس کائنات پر حکمرانی کرے، تو گناہ کی سزا ضروری ہے۔ اخلاقی حکومت کے ستون اور بنیادیں اکھڑ جائیں اگر گناہ کو بغیر سزا کے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ خدا کی عدالت کی توثیق کے لیے تلوار نکالی گئی۔ لیکن کس پر گری؟ نسل پر نہیں۔ دیکھو، نسل کے بے شمار لوگ ابدی خوشی کی طرف جا رہے ہیں۔ تو پھر کس نے ڈکھ اٹھایا؟ ایک ایسا انسان، جو کامل ترین اور جلال میں عظیم ترین تھا، کہ اُس کے ڈکھ خدا کے لیے گناہ کے سب نقصان کا معاوضہ بن گئے، اور یوں سب خطاؤں کا کفارہ ہو گیا جو خدا کی بے حرمتی کا سبب بنی تھیں۔

اور پھر، خون کرسی رحمت پر سات بار چھڑکا گیا۔ یہ اُس مسیح کی علامت تھی جو اپنی ہی ذات میں آسمان پر چڑھا، اور خدا، مقدس فرشتوں، اور ہرگزیدہ رُوحوں کے سامنے اپنے ڈکھوں کی نشانیوں کو پیش کرتا ہے، تاکہ جب ابدی فکر گناہ اور اُس کے سبب سے خدا کی بے حرمتی کو یاد کرے، تو وہ اُس مبارک انسان۔ مسیح یسوع۔ کے ڈکھوں کو دیکھے اور سمجھے کہ سب بے حرمتی ہمیشہ کے لیے مٹ گئی۔

تم جانتے ہو، اے عزیزو، کہ جب تم کلام مقدس پڑھتے ہو تو کئی مقامات مسیح کے سب کے لیے مرنے کا ذکر کرتے ہیں، اور خدا کے دنیا کو اپنے ساتھ ملانے کا۔ اور تم شاید مجھ سے کہو، "تم تو ہمیں محدود فدیہ سکھاتے ہو، کہ مسیح صرف بعض کے لیے بطور قائم مقام مرا۔" یہ میں ہمیشہ کہتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ بائبل کی تعلیم ہے۔ لیکن کیا میں، اس لیے دوسرے مقامات کو کاٹ ڈالتا ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میں اُن سب کو جیسے ہیں ویسے مانتا ہوں، اور متن کو کاٹنا یا اُسے اس کے الٹ کہنا، میں اسے خیانت سمجھتا ہوں۔

خدا کی عزت کے لحاظ سے، مسیح کی موت نے انسانی گناہ کو اس طرح مٹا دیا کہ خدا، اپنی ذات کی بے عزتی کیے بغیر، بنی نوع انسان سے معاملہ کر سکتا ہے۔ اسی لیے شریر زندہ ہیں۔ اسی لیے وہ بے شمار برکات پاتے ہیں۔ اسی لیے انجیل ہر ایک انسان کو سنانے کا مضبوط اور جائز سبب موجود ہے، اور یہ حکم دینے کا حق ہے کہ ہر شخص یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ نجات پائے۔

یہی کفارہ کے دن کی پہلی تعلیم تھی، اور ہر یہودی کو جب وہ یہ منظر دیکھتا، سمجھ لینا چاہیے تھا کہ پردہ کے اندر اُس خون کی پیشکش کا مطلب یہ ہے کہ اب خدا نسل کو اُس نسل کی مانند نہیں دیکھتا جسے وہ ضرور لعنت کرے اور ہلاک کرے، بلکہ رحم کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اُس کے ساتھ نرمی کے ساتھ معاملہ کرنے کو تیار ہے، اور اب بنی آدم کو خوشخبری پیش کی جاتی ہے۔

آہ! میں اس خیال سے محبت کرتا ہوں کہ میرا گناہ۔ جس نے خدا کی بے حرمتی کی، گویا یہ کہا کہ وہ اچھا خدا نہیں، کہ اُس سے محبت کرنے سے بہتر ہے کہ میں اُس سے عداوت رکھوں، کہ اُس کے دوست ہونے سے بہتر ہے کہ میں اُس کا دشمن رہوں، گویا اُس کے احکام بوجھل ہیں اور انہیں توڑنا میرے لیے لذت ہے۔ میرا یہ سب نقصان جو خدا کے ساتھ میرے گناہ نے کیا، سب کچھ، ہمیشہ کے لیے، ہمیشہ کے لیے، مسیح یسوع میرے خداوند کی پاک زندگی اور مبارک موت سے مٹا دیا گیا، تاکہ خدا اب مجھ سے فضل کی بنیاد پر معاملہ کر سکے۔

—لیکن میرا وقت تیزی سے گزر رہا ہے، اس لئے میں اگلے نکتے پر آتا ہوں

II

. گناہ اب بالکل دور کر دیا گیا ہے۔

ایک اور بکرہ تھا، اور یہ بکرہ جینے کے لئے تھا، مرنے کے لئے نہیں، جو ایک بالکل مختلف سچائی کو ظاہر کرتا تھا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کی عام تشریح درست ہے، اور جتنے بھی مفسرین سے میرا سامنا ہوا ہے، وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ تشریح صحیح نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ بکرہ، جو بیابان میں بھیجا گیا، ہمارے خداوند یسوع کو ظاہر کرتا ہے جو ہمارے گناہوں کو اپنے ساتھ لے گیا، اپنی قیامت میں اور آسمان پر چڑھتے وقت۔ لیکن اس مثال کی ناموزونیت ہمیشہ مجھے کھٹکتی رہی ہے، اور عبرانی متن میں ایسے دلائل موجود ہیں جو ہمیں اس معنی کو قبول کرنے سے روکتے ہیں۔

زندہ بکرہ ایک موزوں آدمی کے ہاتھ بیابان میں دور لے جایا جاتا، اور وہیں چھوڑ دیا جاتا۔ اس کے بعد اس کا کیا ہوا، ہم نہیں جانتے۔ مصوروں نے اسے ویرانے میں فاقہ کشی کی ادیت میں مرتے ہوئے دکھایا ہے—مگر یہ محض ایک خیالی تصویر ہے۔ غالباً وہ بکرہ کسی اور بکرے سے پہلے نہ مرا ہوگا، اور اس کا مرنا ہرگز ضروری نہ تھا۔ ہمیں کبھی بھی کسی مضمون کو اس حد سے آگے بڑھانے کی ضرورت نہیں جو کلام مقدس بیان کرتا ہے۔ درحقیقت اکثر اوقات، ایک نمونے کے رک جانے میں بھی اتنی ہی تعلیم ہوتی ہے جتنی اس کے آگے بڑھنے میں۔

یہ دونوں بکرے اپنے اپنے نام رکھتے تھے۔ ایک کو "یہوواہ کے لئے" کہا جاتا تھا—یہ مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے، جو خدا کی عزت کا معاوضہ دیتا ہے۔ دوسرے کو "عزائیل کے لئے" کہا جاتا تھا، جس کا مطلب، اگر میں اسے درست سمجھا ہوں، "شر کے لئے" ہے۔ تو کیا وہ دوسرا بکرہ شیطان کے لئے پیش کیا گیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ وہ خود شر نہیں ہے بلکہ شر کی خدمت میں ایک خادم روح ہے۔ شر ہی نے شیطان کو وہ بنایا جو وہ ہے—وہ اس کا غلام، اس کا سب سے بڑا منصوبہ ساز ہے، مگر پھر بھی خود "شر" نہیں۔

کیا تم نے کبھی غور کیا ہے—یقیناً کیا ہوگا—کہ شر کا فساد، گناہ کی گناہکاری، خواہ معاف بھی ہو جائے، پھر بھی شر کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتی۔ اگر خدا ہمیں سب کچھ معاف کر دے مگر شر کو ہمارے اندر رہنے دے، تو ہم پھر بھی جہنم میں ہوں گے، کیونکہ شر بذاتِ خود جہنم کو اپنے اندر رکھتا ہے اور ہمیں اس کا مزہ چکھانے کی طرف کھینچتا ہے۔ شر اپنی اصل میں سراپا عذاب ہے، اور اسے صرف اپنی انتہا تک پہنچنا ہے، اور وہ ایسا کر دے گا۔

اب، میں اپنے اندر موجود اس گناہ سے، اس کے مضمرات اور نقصانات سے کیسے چھٹکارا پاؤں؟ فرض کرو کہ خدا مجھ سے پوری طرح راضی ہو گیا، تو بھی شر کی وہ تباہ کاری جو خود اپنی فطرت میں میرے لئے وبال ہے، خدا سے الگ طور پر مجھ پر اثر ڈالتی رہے گی—اس سے نجات کیسے پاؤں؟ یہی وہ مقام ہے جہاں کفارہ کا بکرہ ظاہر ہوتا ہے۔ قوم کا گناہ پہلے اس بکرے پر منتقل کیا جاتا تھا—سب کچھ اقرار کیا جاتا، سب کچھ اس پر ڈال دیا جاتا۔ پھر، خدائی حکم کے مطابق، جب وہ بکرہ قرعہ اندازی سے چنا جاتا، اور قرعہ خدا کی رہنمائی سے نکلتا، تو وہ قوم کا نائب و قائم مقام تسلیم کیا جاتا۔ پھر وہ بکرہ لے جایا جاتا، اور اس کے ساتھ کیا کیا جاتا؟ بس یہی کہ اسے چھوڑ دیا جاتا—اسے بالکل ترک کر دیا جاتا۔

اب کیا میں اپنا مطلب واضح کر سکتا ہوں؟ مجھے اندیشہ ہے کہ پوری طرح نہ کر سکوں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کا گناہ اپنے اوپر لے لیا، اور وہ "شر" کے حوالے کر دیا گیا، یعنی اس ساری قوت کے سپرد جو شر اس پر لا سکتا تھا—پہلے بیابان میں، ہر طرف سے آزمائشوں میں، شیطان کے وسوسوں میں، اور پھر باغ میں ایسی آزمائش میں جو ہم نے کبھی نہ جھیلی—شر کی تمام قوتیں اس پر یوں حملہ آور ہوئیں جیسے ہم پر کبھی نہ ہوئیں۔ کیا اس نے نہیں کہا، "یہ تمہارا وقت ہے، اور تاریکی کا اختیار"؟ اور شر کا یہ حملہ اس قدر بھیانک تھا کہ وہ خون کے بڑے بڑے قطرے پسینے میں بہاتا رہا، خاص کر صلیب پر، جہاں لڑائی اپنے عروج کو پہنچی، وہ بالکل حوالہ کر دیا گیا۔

وہ پکار، "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" بالکل اس بکرے کی پکار کی مانند ہے جب اسے حوالہ کر کے دور لے جایا گیا ہو۔ شر کو اجازت دی گئی کہ اپنی ساری نفرت انگیزی اور تباہ کاری اس پر نچھاور کر دے—وہی انجام جو ہماری روحوں کا ہوتا اگر خدا مداخلت نہ کرتا۔

میں اپنے دل کی اس بات کو پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، مگر اس پر خوش ضرور ہوں کہ میرا ہر وہ گناہ جو میں نے کیا ہے، اب مجھے عذاب نہ دے گا، کیونکہ اس نے اسے عذاب دیا ہے۔ میرے ماضی کے ہر گناہ کی جو فطری نحوست تھی، جو معافی کے باوجود مجھے کاٹتی اور نثرپاتی، وہ اس پر ڈال دی گئی اور اس نے اپنی پوری قوت و زہر اس پر انڈیل دیا، جو اس کے حوالہ کیا گیا، تاکہ وہ دوبارہ مجھے نہ چھوئے۔

بھائیو! کوئی اور انسان نہ تھا جو شر کی ساری قوت برداشت کر سکتا، مگر سب کچھ اس پر گرا، اور پھر بھی اس کی بے داغ پاکیزگی اور کامل سیرت کو آلودہ نہ کر سکا۔ گناہ کی نحوست اس پر آئی، مگر اس کا جرم اسے داغدار نہ کر سکا۔ یہ نحوست اُس تنہا پر اثر آئی جو اس کی بھیانک قوت کے سپرد کیا گیا، مگر وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکی۔ نمونہ کچھ نہیں کہتا کہ بکرہ مرا یا نہ مرا، اور مسیح اپنی روح کی نحوست کے باعث نہ مرا—وہ ایک اور سبب سے مرا، اپنی قوم کے لئے اپنی جان دینے کے لئے۔

اس میں ایک گہری بات ہے اگر ہم اسے سمجھ سکیں، مگر یہ حقیقت باقی ہے—اس بکرے کے حوالہ ہو جانے سے جماعت کا گناہ اٹھا لیا گیا، بالکل اٹھا لیا گیا، اور ہمیشہ کے لئے مٹا دیا گیا۔ اور اسی طرح، چونکہ یسوع مسیح نے ہماری بیماریوں کو اٹھا لیا اور ہمارے غموں کو برداشت کیا، ہر وہ قوت اور طاقت جو کسی مقدس پر ابدی ہلاکت لا سکتی تھی، ہم میں سے ہر اُس شخص سے، جس نے ایمان کے ہاتھ اس کے مبارک سر پر رکھے، ہمیشہ کے لئے دور کر دی گئی۔ وہ گناہ مٹ گیا، بیابان میں جا چکا، جہاں وہ پھر کبھی ہمارے خلاف نہ پایا جائے گا۔

میں جلدی کرتا ہوں کیونکہ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ اس کفارہ کا ایک تیسرا حصہ بھی تھا—کیا تم نے اس پر غور کیا؟ خدا کی عزت کا صاف ہو جانا ایک عظیم بات ہے، پھر اپنے آپ کو شر کے اثرات سے پاک دیکھنا بھی عظیم بات ہے، کہ مسیح نے شر کو بالکل دور کر دیا۔

—تیسری عظیم بات یہ ہے کہ

III

سراپا گناہ کو حقارت کا نشانہ بنایا گیا۔

خدا ہمارے درمیان سکونت نہیں فرما سکتا اگر گناہ کو لاڈ پیار سے رکھا اور محبت کی جائے؛ گناہ سے بیزاری اور نفرت ہونا لازم ہے۔ اب اس باب کو آگے پڑھو، تو پاؤ گے کہ وہ بیل اور وہ بکری جو وہاں موجود تھیں، اور جن کا خون مقدس میں لے جایا گیا، بعد میں لشکرگاہ کے باہر جلائی گئیں—دیکھو سات و عشرین آیت کو۔ وہ جلائی گئیں، اور رسوائی کے ساتھ جلائی گئیں، لشکرگاہ کے باہر، عام نالی میں، لشکرگاہ کی گندی نالی میں، اور ایسی حالت میں جلائی گئیں جو نفرت کا اظہار کرتی تھی۔ "وہ اپنی کھالیں اور گوشت اور سرگین آگ میں جلائیں"—یہ عبارت قصداً رکھی گئی تاکہ ظاہر ہو کہ ان حیوانات پر، جو کچھ دیر کے لیے گناہ کو اُٹھانے اور اُس کی تمثیل بنانے کے لیے مقرر ہوئے تھے، کس قدر حقارت ڈالی گئی۔

وہ جلانا جو لشکرگاہ کے باہر ہوتا تھا، کسی اجنبی کی نظر میں گویا کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کو جلانے کی مانند تھا۔ جلتے ہوئے گوشت اور فضلہ کی بو بدبودار تھی۔ راہ چلتے لوگ اپنے منہ پھیر لیتے تاکہ اُس بدبو سے بچ جائیں۔ وہ کہتے، "یہ سب کیا ہے؟" جواب ملتا، "یہ قربانی برائے گناہ تھی، اور جب وہ خون، جسے خدا نے قبول فرمایا، لے جایا گیا، تو یہ باقی بچا—گناہ کی گندگی —اور لوگوں کو یہ سکھایا جا رہا تھا کہ وہ اُس سے کس قدر نفرت کریں، اُس سے بیزار ہوں، اور اُسے ہلاک کر دیں۔" ہر وہ شخص جو اُسے چھوتا تھا، اپنے آپ کو دھوتا، اور اُس دن کوئی بھی شخص ان چیزوں کو بار بار غسل کیے بغیر ہاتھ نہیں لگا سکتا تھا، کیونکہ وہ چیز نہایت مکروہ تھی۔

اب، ہمارے مبارک خداوند کی ذات میں گناہ کو نہایت قابل نفرت ٹھہرایا گیا ہے۔ کیا تُو نے کبھی گناہ سے واقعی نفرت کی، جب تک کہ تُو نے مسیح سے محبت نہ کی ہو؟ میں تجھ سے پوچھتا ہوں، تُو کب گناہ سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے؟ بے شک، جب تُو مسیح سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ تُو ہمیشہ پائے گا کہ جتنا زیادہ تُو مسیح کے کام کو سمجھتا اور دیکھتا ہے، اتنا ہی زیادہ تُو اُس کام میں، گویا اُٹینہ میں، دیکھے گا کہ مسیح نے گناہ کو سب سے زیادہ مکروہ اور نفرت انگیز شے ظاہر کر دیا ہے۔ کیونکہ فرشتے کیا کہتے ہیں؟—"آدمی نے گناہ کیا؟ اے احمق آدمی! اپنے خدا اور اپنے خالق کے خلاف!" گناہ کیا

ہاں!" ایک فرشتہ کہتا ہے، "لیکن اُس نے اس سے بھی بدتر کیا، اُس نے اُس خدا کے خلاف گناہ کیا جس نے اُس سے ایسی" محبت کی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو مرنے دیا تاکہ غریب آدمی ہلاک نہ ہو۔" وہ سب کہتے ہیں، "کتنا شرمناک ہے کہ ایسے پیارے اور مہربان خدا کے خلاف گناہ کیا جائے!" اگر خدا ایک ظالم ہوتا، تو اُس کے خلاف بغاوت کرنا شاید اتنا بولناک نہ لگتا، مگر جب وہ ایسا پیارا اور شفیق باپ ہے کہ اپنے اکلوتے فرزند کو دے دیتا ہے، تو اے گناہ! تُو دور ہو جا! ابلیس کی بات کرتے ہو! وہ تیرے مقابلہ میں سیاہ نہیں۔ اے گناہ! تُو شیطان کا فریب دینے والا، اُس کی ہلاکت کا سبب ہے! تُو ہی اُسے سیاہ کرتا ہے۔ گناہ، گناہ ہی ایسی گندی شے ہے کہ میں اُسے کسی چیز سے تشبیہ نہیں دے سکتا۔ زمین پر کوئی چیز نہیں، نہ ہی دوزخ میں کہیں کوئی چیز ہے جو اُس کے مانند ہو۔ مسیح یسوع کی کفاری قربانی کے وسیلہ سے گناہ کو نہایت زیادہ گناہگار اور نہایت حد تک نفرت انگیز ظاہر کیا گیا ہے۔

اب، یہ تین عظیم کام ہیں جو خدا نے اس دنیا میں کیے—آدمی کے گناہ کے بعد، اپنے نام کو پہلے کی مانند جلالی بنانا؛ آدمی کے گناہ کے بعد، اُس کو معاف کر کے پھر سے اُس کے گناہ سے آزاد کرنا؛ اور اُس کے بعد، گناہ کو، جو اپنے ہاتھ میں سیب لے کر آیا تھا، اور جو آج بھی اپنے رنگے ہوئے چہرے اور اپنے ہاتھ میں پیالہ بھر میٹھے مے کے ساتھ آتا ہے، مکروہ ٹھہرانا اور حقیقتاً ایسا کرنا۔ آہ! یہ مسیح کا نہایت عظیم کام ہے، اور اُس کا نام مبارک ہو

—اب، آخری نکتہ—اور میں چاہوں گا کہ تُو ایک دو منٹ پوری توجہ دے—یہ ہے۔ مجھے تیری توجہ میذول کرانی ہے

IV

- اُس تمام دن کے دوران لوگوں کا رویہ، جس میں یہ عجیب منظر اُن کے سامنے پیش کیا گیا۔

اُس دن اُن کے لئے لازم تھا کہ اپنی جانوں کو دکھ دیں۔ کیا تُو چاہتا ہے کہ تیرا گناہ معاف ہو؟ تو پھر اپنی ہنسی خوشی اور دل لگی کو کنارے رکھ دے۔ تائب خطاکار کو رونے والا ہونا چاہیے، اور اے بھائیو، جب گناہ دُور کر دیا جاتا ہے تو معاف شدہ

خطاکار کس قدر اپنی جان کو دکھ دیتا ہے! وہ خوش ہے، اس سے زیادہ کبھی خوش نہ تھا، مگر پھر بھی اُسے کس قدر رنج ہے
!کہ اس نے کبھی گناہ کیا

!اے میرے گناہ، اے میرے گناہ، اے میرے نجات دہندہ”
کس قدر افسوسناک ہے کہ وہ تجھ پر اُپرے؛
،تیری نرم مزاجی میں اُنہیں دیکھ کر
میں اُنہیں دس گنا زیادہ محسوس کرتا ہوں۔
،میں جانتا ہوں کہ وہ معاف ہوئے
،پر پھر بھی اُن کا دکھ میرے لئے باقی ہے
وہ سب غم اور اذیت
جو اُنہوں نے، اے میرے خُداوند، تجھ پر ڈالی۔

!اے میرے گناہ، اے میرے گناہ، اے میرے نجات دہندہ
،اُن کا قُصور میں نے کبھی نہ جانا
جب تک کہ تیرے ساتھ بیابان میں
تیری مصیبت کے قریب نہ آ پہنچا۔
جب تک کہ تیرے ساتھ باغ میں
،تیری فریادی دُعا نہ سنی
،اور خون اُلود پسینے کے قطرے نہ دیکھے
”جو وہاں تیرے غم کا پتہ دیتے تھے۔

آہ! گناہ کے لئے جان کی ایسی تکلیف کبھی نہیں ہوتی جیسی اُس وقت جب تُو بڑی کُفارہ گاہ کو دیکھتا ہے۔ اے معاف شدہ لوگو،
آج کی رات گناہ سے نفرت کرو! اِس کا دھیان رکھو۔ اور اے بے معافی لوگو، اپنے کپڑوں کو نہیں بلکہ اپنے دلوں کو پہاڑو، اور
خُدا کی طرف غمگین رُوح کے ساتھ رُجوع کرو اور کہو: ”اے خُداوند، اُس بیش قیمت کُفارہ کے وسیلہ سے، جس کے بارے میں
”!میں نے آج رات بہت سُنا، میرے گناہ مٹا دے

اُس دن کے بارے میں دوسری ہدایت یہ تھی کہ وہ کوئی خدمت کا کام نہ کریں۔ نہ لکڑی کاٹتی تھی، نہ پانی بھرنا تھا، نہ کسی قسم
کا مشقّت کا کام ساری لشکرگاہ میں ہونا تھا۔ اِسی طرح، جب جان مسیح کے کُفارہ تک آتی ہے تو وہ اپنی راستبازی کے سب
اعمال اور انسانی کمال کے سب کارنامے چھوڑ دیتی ہے۔ تُو کبھی مسیح کے کُفارہ کو نہیں پا سکتا جب تک اپنے ہی اعمال کے
وسیلہ نجات پانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو ایمان دار ایک بار مسیح کو اپنا نجات دہندہ مان لیتا ہے، وہ پھر کبھی اپنے کمال
کے پیچھے نہیں دوڑتا۔ آہ! اُس نے خود پسندی کی بیوقوفیوں کو ہمیشہ کے لئے پھینک دیا۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ کیسی حماقت ہے
کہ گندی، سیاہ ہاتھ خُدا کے حضور پاک اور سفید قربانی پیش کر سکیں۔ وہ اپنے خُداوند کو پکڑ لیتا ہے اور اپنے کاموں سے
فارغ ہو جاتا ہے۔

پھر ایک اور بات یہ تھی کہ یہ دن خُداوند کے لئے سبت ہو۔ وہ ہفتہ کا ساتواں دن نہ تھا، پر پھر بھی ایک طرح کا سبت تھا۔ اور
کُفارہ ہمیشہ کیسا شاندار سبت بناتا ہے! آج رات میں سبت محسوس کرتا ہوں، سبت کے دن سے الگ۔ میرے دل میں سبت ہے، یہ
سوچ کر کہ انسان کے گناہ نے آخرکار خُدا کے تخت کو کوئی دائمی نقصان نہیں پہنچایا۔ میں اِس بات پر بہت خوش ہوں کہ
برگزیدگان کے لئے ایک خاص قربانی ہوئی، کُفارہ بکرے کے وسیلہ اُن کے گناہ دُور ہو گئے، تاکہ اُن کے گناہ کی بدی کبھی اُن
پر نہ آئے۔ میں اِس بات پر بہت شکرگزار ہوں کہ خُدا نے گناہ کو نہایت ہی گناہگار ثابت کر دیا۔ یہ تین عظیم حقیقتیں میرے دل
میں گھنٹیوں کی طرح گونج رہی ہیں، کیونکہ اب میں مطمئن ہوں کہ خُدا راضی ہے، اور میں خُدا کے پاس آ سکتا ہوں، کیونکہ
میں سمجھتا ہوں کہ وہ مجھے کیوں آنے دیتا ہے۔

اب میں سمجھتا ہوں کہ وہ کس طرح گرے ہوئے مخلوق کو اپنے تین بار پاک وجود کے ساتھ بمکلام ہونے دیتا ہے، جب اُس کا
عظیم کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا، اور یہ میرے اور تمہارے لئے بہتر ہے کہ ہم اِس بھلے، معقول، شائستہ اور جلالی طریق سے
خُدا کے پاس آئیں، نہ کہ شریعت کے کسی توڑ یا حکم الہی کے کسی ردّ کے ذریعہ۔

میرا خیال ہے کہ میں کبھی خوش نہ ہوتا اگر یہ ممکن ہوتا کہ میں آسمان میں جاتا اور خُدا کا جلال مجھ سے داغدار ہو جاتا،
کیونکہ خُدا کا جلال ہی مصالحت یافتہ مخلوق کی اصل خوشی ہے، اور اگر وہ میرے سبب سے ذرا بھی گھٹتا، تو میں بدبخت ہو
جاتا۔ مگر اُس میں کوئی کمی یا داغ نہ آئے گا۔ مسیح نے گرنے کے نقصان کو پوری طرح مٹا دیا ہے۔ مبارک ہو اُس کے جلالی
!نام کو اِس کے لئے

اور اب، اے خُداوند میں پیار کرنے والو، کاش میں تم سب کی طرف سے بول سکتا اور آج رات مسیح یسوع کو اپنا نمائندہ قبول کر سکتا۔ یاد رکھو، اگرچہ اُس نے ہمارے لئے یہ کچھ کیا ہے کہ خُدا ہم میں سکونت کر سکے، مگر اُس نے سب کا گناہ اپنے اوپر نہ لیا، بلکہ صرف اُن کا جو کھڑے ہو کر اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں اور اُسے اُس کے سپرد کرتے ہیں۔ آ، کیا تُو ایسا کرے گا؟ اے غریب خطاکار، کیا تُو آج پہلی بار کرے گا؟ اے گمراہ، کیا تُو پھر کرے گا؟ اے ایمان والو جن کے کچھ ثبوت ضائع ہو گئے ہیں، کیا آج پھر کرو گے؟ آہ! کاش میں یہ الفاظ کہہ سکتا اور تم سب دل سے ”آمین“ کہہ سکتے

ایمان میرا رکھتا ہے ہاتھ“
تیرے اُس عزیز سر پر؛
اور تائب کی طرح میں کھڑا ہوں
”اور یہاں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔“

خیر، اگر تُو مسیح کو اپنا نجات دہندہ نہیں مانے گا، تو میں اُسے اپنا مان لوں گا، اور یہاں ہزاروں ہیں جو کہیں گے، ”ہاں، اور وہ میرا بھی ہو گا!“ جتنا زیادہ میں جیتا ہوں اتنا ہی اُس پر آرام کرنا پسند کرتا ہوں۔ میں نے کبھی اور کہیں آرام کرنے کی کوشش کی تھی، مگر وہ خواب ختم ہو گیا، اور اب جتنا زیادہ میں اپنے خُداوند کو سوچتا ہوں، اتنا ہی زیادہ یقین ہوتا ہے کہ وہ ایسا چٹان ہے جو میری نجات کا بوجھ اُٹھا سکتا ہے۔

جتنا میں اُس جلالی شخص، اُس مبارک خُدا کے بیٹے، جو جتنا خُدا ہے اتنا ہی انسان بھی ہے، کے کاموں کو سوچتا ہوں جو اُس نے میرے لئے کئے، اتنا ہی زیادہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر میرے گناہ پچاس ہزار گنا زیادہ بھی ہوتے تو میں پھر بھی اُسی پر آرام کرتا، اور اگر میں سب آدمیوں کی طرح بدکار بھی ہوتا تو پھر بھی اُسی پر بھروسہ کرتا، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ کوئی گناہ اُس کے کمال کو پچھاڑ نہیں سکتا، اور کوئی بدی اُس کے لامحدود فضل کی سرحد سے آگے نہیں جا سکتی۔ وہ قادر ہے کہ اُنہیں کمال تک بجائے جو اُس کے وسیلہ خُدا کے پاس آتے ہیں۔ اُس کے وسیلہ خُدا کے پاس آ، اے خطاکار، اور کاش کہ خُدا رُوح القدس تجھے لے آئے، اور جلال اُسی کا ہو۔ آمین اور آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرژن
رومیوں 6: 119

پولس پچھلے باب کا اختتام یوں کرتا ہے: ”جس طرح گناہ نے موت تک سلطنت کی، اُسی طرح فضل بھی راستبازی کے وسیلہ سے ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے ذریعہ ہمیشہ کی زندگی تک سلطنت کرے۔“ اب سوال پیدا ہوتا ہے، ”پھر ہم کیا کہیں؟“ گناہ پر فضل کی کثرت سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

”آیت 1۔ ”پھر ہم کیا کہیں؟ کیا ہم گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟“
کیا یہ ممکن ہے کہ ہم گناہ میں قائم رہیں تاکہ فضل بڑھ جائے؟ ہرگز نہیں! یہ قیاس نہایت بھیانک ہے۔ انسان کی گہری شرارت کی ایک مثال یہی ہے کہ بعض اوقات اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا—شاید زیادہ نہیں نکالا گیا ہو—کہ محبت میں سے بے راہ روی کی اجازت لی جائے۔ پھر بھی بعض نے یہ کیا ہے۔

”آیت 2۔ ”خدا نہ کرے! ہم جو گناہ کے لئے مر گئے، اُس میں کیونکر پھر زندگی بسر کریں؟“
پولس دلیل پیش کرتا ہے کہ جن میں خدا کے فضل نے یہ عجیب تبدیلی کی، وہ گناہ کو نہ پسند کر سکتے ہیں، نہ اُس میں رہ سکتے ہیں۔

”آیت 3۔ ”کیا تم نہیں جانتے کہ جتنے ہم یسوع مسیح میں بپتسمہ لئے گئے، اُس کی موت میں بپتسمہ لئے گئے؟“
یہی ہمارے ایمان کا مرکز ہے—اُس کی موت میں، نہ صرف اُس کی مثال میں، نہ محض اُس کی زندگی میں، بلکہ ”اُس کی موت میں“۔ ہم ایک مرے ہوئے مُخلَص کے ساتھ متحد ہیں، اور بپتسمہ اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ ”ہم اُس کی موت میں بپتسمہ لئے گئے۔“

آیت 4۔ ”پس ہم موت میں اُس کے ساتھ بپتسمہ لے کر دفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جی اُٹھا، اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں۔“
اس لئے روح القدس کے اعمال اس بات کو ناممکن بناتے ہیں کہ نجات پایا ہوا شخص گناہ میں زندگی گزارے۔ وہ مر گیا ہے؛ نئی زندگی کے لئے جی اُٹھا ہے؛ کلیسیا میں داخل ہوتے وقت اور بپتسمہ کے عمل میں وہ اقرار کرتا ہے کہ پرانی زندگی ختم ہو گئی ہے اور اب اُسے نئے طریقہ سے چلنا ہے۔

آیات 5-6۔ ”کیونکہ اگر ہم اُس کی موت کی شبیہ پر اُس کے ساتھ پیوست کئے گئے ہیں تو اُس کے جی اٹھنے کی شبیہ پر بھی ضرور ہوں گے۔ یہ جان کر کہ ہمارا پرانا انسان اُس کے ساتھ مصلوب ہوا تاکہ گناہ کا بدن نابود ہو جائے اور ہم اُنندہ گناہ کے“ غلام نہ رہیں۔

ہم میں ایک موت واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ فساد کے آثار باقی ہیں، مگر وہ مصلوب ہیں اور مرنا ضروری ہے۔ وہ مسیح کی موت کے ساتھ صلیب پر جمی ہوئی ہیں۔

آیت 7۔ ”کیونکہ جو مر گیا، وہ گناہ سے بری ہوا۔ مُردہ آدمی پر شریعت کا کوئی دعویٰ باقی نہیں رہتا۔ جب وہ جی اٹھے تو پچھلی خطاؤں کے لئے دوبارہ سزاوار نہیں رہتا۔

آیات 8-9۔ ”اور اگر ہم مسیح کے ساتھ مر گئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جئیں گے بھی۔ یہ جان کر کہ مسیح، مُردوں میں سے جی اٹھ کر پھر کبھی نہ مرے گا۔ موت اُس پر پھر کبھی سلطنت نہ کرے گی۔“ موت کا اُس پر اب کوئی اختیار نہ رہا، اور نہ ہی اُس کے لوگوں پر۔

آیات 10-12۔ ”کیونکہ جو مر گیا وہ گناہ کے لئے ایک بار مر گیا، مگر جو جیتا ہے وہ خدا کے لئے جیتا ہے۔ تم بھی اپنے آپ کو گناہ کے لئے مُردہ، مگر مسیح یسوع میں خدا کے لئے زندہ سمجھو۔ پس گناہ کو تمہارے فانی بدن میں سلطنت نہ کرنے دو کہ اُس کی“ خواہشوں کے تابع رہو۔ گناہ کے لئے بدن میں کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑو، اُسے پوری طرح نکال دو۔

آیت 13۔ ”اور اپنے اعضا کو گناہ کے لئے ناراستی کے ہتھیار نہ بناؤ، بلکہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرو جیسے مُردوں میں سے زندہ ہو گئے، اور اپنے اعضا کو راستبازی کے ہتھیار بنا کر خدا کے حوالے کرو۔ عمل سے پہلے سپردگی ضروری ہے، کیونکہ یہ خدا ہی ہے جو ہم میں اپنی مرضی اور عمل کو پیدا کرتا ہے۔

آیت 14۔ ”کیونکہ گناہ تم پر تسلط نہ کرے گا، چونکہ تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔ اب ہمارا حاکم محبت ہے، نہ کہ محض حکم و سزا کا خوف۔ فضل نے ہمارے دلوں پر شریعت لکھ دی ہے۔

آیت 15۔ ”پھر کیا؟ کیا ہم گناہ کریں کیونکہ ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں؟ ہرگز نہیں!“ یہی پرانا سوال ہے جو گناہ کرنے والے لوگ ڈھال کے طور پر لاتے ہیں، مگر پولس پھر کہتا ہے: ”خدا نہ کرے

آیات 15-16۔ ”کیا تم نہیں جانتے کہ جس کے تابع تم اپنے آپ کو غلامی کے لئے سپرد کرتے ہو، اُسی کے غلام ہو جس کے“ فرمانبردار ہو؟ خواہ گناہ کے غلام بن کر موت کے لئے یا فرمانبرداری کے غلام بن کر راستبازی کے لئے۔

آیات 17-18۔ ”لیکن خدا کا شکر ہے کہ تم جو گناہ کے غلام تھے، دل سے اُس تعلیم کے تابع ہو گئے جو تمہیں دی گئی، اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غلام بن گئے۔“

آیت 19۔ ”میں تمہاری بشری کمزوری کے سبب انسان کی طرح کہتا ہوں: جیسے تم نے اپنے اعضا کو ناپاکی اور ناراستی کے“ غلام بنا کر ناراستی کے لئے سپرد کیا، اُسی طرح اب اپنے اعضا کو راستبازی کے غلام بنا کر تقدیس کے لئے سپرد کرو۔ جیسے تم نے پہلے گناہ کی خوشی سے خدمت کی، اب مسیح کی خوشی سے خدمت کرو، اپنی مرضی کو اُس کی مرضی میں گم کر دو۔ یہی کامل آزادی اور کامل خوشی ہے۔